

## محسن انسانیت ﷺ

وہ دانائے سب، ختم الرسل، مولائے کل جس نے  
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی مینا

تاریخِ عالم ہمارے سامنے تین قسم کی شخصیات پیش کرتی ہے۔ پہلے نمبر پر وہ عام انسان جو عوام الناس کے زمرے میں آتے ہیں وہ بغیر دنیا میں کوئی بنیادی تبدیلی لائے اس عالم فانی سے اپنی زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنی ذاتی کامیابی اور انفرادی کامرانی کو ہی مقصودِ حیات بنا کر اپنی سوچ و فکر کی راہیں متعین کرتے اور ایک کامیاب زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ تیسری قسم میں وہ شخصیات شامل ہیں جو نہ صرف خود منزل تک پہنچتی ہیں بلکہ اپنے ساتھ پوری قوم کو منزل کا نشان اور عمل کا استاد دکھا جاتی ہیں۔ خدا کے سارے نبی اور رسول اسی نوعِ انسانی میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو اپنے پیغام کی تکمیل کے لیے دنیا میں بھیجا تو آپ ﷺ کی ذات بابرکات میں وہ ساری خوبیاں جمع کر دیں جو احاطہِ انسانیت میں آتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نسلِ انسانی پر خصوصی کرم ہے کہ اس نے محض اپنی ہدایت قرآن کی صورت میں نازل ہی نہیں کی بلکہ اپنے نبی کے عمل کے ذریعے اس ابدی ہدایت کی عملی صورت بھی انسان کے سامنے رکھ دی۔ سرورِ کائنات، خاتمِ الرسل، سید الاولین والآخرین، محسنِ انسانیت محمد رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے، قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الانبیاء: 107)

ترجمہ: ”اے محمد ﷺ! ہم نے آپ کو سارے جہاں اور سارے جہان والوں کے لیے محض رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“  
یہ قرآنی اعلان جو محمد ﷺ کے متعلق کیا گیا ہے، اپنی وسعت و کثرت، اپنی مقدار و کیت (Quantity) کے اعتبار سے عجیب اور اپنی نوعیت و افادیت، اپنے جوہر و کیفیت (Quality) کے اعتبار سے بھی بے نظیر و بے مثال ہے۔ آج زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں سیرتِ نبوی راہِ نمائندہ بنتی ہو۔ میدانِ جنگ سے میدانِ تجارت تک اور پانی پینے سے دستک دینے تک زندگی کے اعلیٰ سے اعلیٰ اور ادنیٰ سے ادنیٰ عمل میں محمد ﷺ کی ذات ہی ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

محسنِ انسانیت ہونے کے ناتے نبی کریم ﷺ صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے آپ ﷺ نے اپنے کردار اور عمل سے یہ ثابت کیا کہ آپ ﷺ کی ذات پوری انسانیت کے لیے رحمت اور بخشش کی علامت ہے اور کوئی بھی انسان آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ کی اس نبیت کو قرآن پاک نے یوں بیان کیا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

محسن انسانیت حضور سرور کائنات ہی وہ ہستی ہیں جن میں وہ تمام خوبیاں جو پہلے نبیوں میں الگ الگ پائی جاتی تھیں وہ سب بدرجہ کمال آپ ﷺ کی ذات میں موجود تھیں۔ آپ ﷺ حضرت عیسیٰ کی طرح نرم خو بھی تھے، حضرت موسیٰ کی طرح پر جوش بھی۔ یحییٰ کا سا انداز تبلیغ بھی تھا اور حضرت ایوبؑ سا صبر بھی رکھتے تھے۔ بقول شاعر:-

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضاداری

آنچه خوباں، ہمہ دارند تو تنہاداری

تبلیغ دین کے سلسلے میں آپ ﷺ نے بستیوں اور بیابانوں میں خدا کا پیغام پہنچایا۔ مخالفین کی سختیاں جھیلیں۔ ہر حال میں اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ آپ ﷺ کے حسن تربیت سے عرب کے بدو جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا بن گئے۔

تہذیب کی شمعیں روشن کیں

اونٹوں کے چرانے والوں نے

کانٹوں کو گلوں کی قسمت دی

ذروں کے مقدر چمکائے

ہم سرزمین عرب کے حالات پر خصوصی اور حالات عالم پر طائرانہ نظر دوڑائیں تو پوری انسانیت تہذیب و تمدن سے عاری شرک کے اندھیرے اور ایک انسان کے دوسرے انسان پر مظالم کی طویل داستان نظر آتی ہے۔ خدا کا نائب اور اشرف المخلوقات ہونے کا دعویدار انسان منات، بھل اور عزی کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالے خود اپنی عظمت پر نوحہ کننا تھا۔ زندگی کی ارفع اور اعلیٰ قدریں ختم ہو چکی تھیں۔ معاشرہ بڑے بڑے قبائل میں منقسم تھا اور باہمی لڑائیاں عروج پر تھیں۔ انسانی زندگی میں عورت، غلام اور عام انسان کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ حسب نسب پر فخر، لوٹ مار، چوری چکاری، شراب نوشی اور قتل و غارت جیسی برائیاں معاشرے میں عام تھیں۔ یوں کیسے معاشرہ بد نظمی اور ہذا نظام کا شکار تھا۔ ایسے میں خدا کے آخری نبی ﷺ نے خدا کے آخری اور ابدی پیغام کی تبلیغ کا آغاز کیا۔

آپ ﷺ نے اس بت پرست معاشرے میں ایک خدا کی پرستش، خدا کی وحدانیت کا پرچار کیا۔ عورت، غلام اور بیٹیوں سے بحیثیت انسان اچھے سلوک کا درس دیا۔ جہنم کی آگ میں گرے ہوئے معاشرے کو کھینچ کر توحید کی روشنی میں لانا جوئے شیر لانے سے بھی مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ لیکن نبی ﷺ نے اس ناممکن کام کو ممکن بنانے کا عزم کیا اور اذن خداوندی کے مطابق نہ صرف سرزمین عرب بلکہ پوری دنیا کو ایمان کی روشنی سے منور کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا اور یہی بطور محسن انسانیت آپ ﷺ کا سب سے بڑا احسان ہے۔ بقول حالی:-

عرب جس پہ قرونوں سے تھا جبل چھایا

پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسو کیسا ساتھ لایا



نبی کریم ﷺ نے انسانیت پر سب سے بڑا احسان یہ کیا ہے کہ اسے دنیوی بتوں کی قید سے اکال کر خدا کا نائب بنادیا۔ آپ ﷺ نے جس طریقے سے خانہ کعبہ میں رکھے گئے تین سو ساٹھ بتوں کو توڑ دیا وہ اس بات کا اعلان تھا کہ انسان آزاد ہے اور اس دنیا کا سب سے بڑا اور اہم کردار بھی انسان ہے، بت نہیں۔

محسن انسانیت ﷺ کا ایک بڑا احسان انسانوں کی اخلاقی اقدار کا تعین ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے کردار اور اعمال سے یہ ثابت کیا کہ سچائی بہترین انسانی اقدار میں سے ایک ہے۔ آپ ﷺ نے صرف یہ کہا ہی نہیں بلکہ اس پر عمل بھی کر کے دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود مخالفت کے قریش مکہ آپ ﷺ کو ”صادق اور امین“ قرار دیتے تھے اور اپنی امانتیں آپ ﷺ کے سپرد کرتے تھے۔ یوں آپ ﷺ نے اپنے طرز زندگی سے یہ ثابت کر دیا کہ نظریاتی مخالفت اپنی جگہ لیکن سچائی، ایمانداری میں فرق نہیں آنا چاہیے۔

کردار کا یہ حال، صداقت ہی صداقت

اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآن ہی قرآن

اسلام سے پہلے جنگی قیدیوں کو بے دریغ قتل کر دیا جاتا لیکن آپ ﷺ نے جنگ بدر میں یہ اصول پیش کیا کہ جان لینے سے جان بچانا زیادہ اہم ہے۔ جنگ بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کی بجائے انھیں کہا گیا کہ وہ بوڑھوں اور بچوں کو لکھنا، پڑھنا سکھادیں۔ یوں آپ ﷺ نے رحمت سے صرف جنگ بدر ہی نہیں بلکہ بعد میں ہونے والی جنگوں میں بھی آنے والے قیدیوں کی جان کو تحفظ دے دیا۔ اسلام سے پہلے غلام جانوروں سے بدتر زندگی بسر کر رہے تھے۔ اگر کوئی شخص مر جاتا تو اس کی زمین جائیداد کے ساتھ اس کے غلام بھی وراثت کا مال سمجھے جاتے۔ ان کی زندگی اور موت کا انحصار ان کے مالک کی خوشی پر تھا۔ اگر کوئی مالک اپنے غلام کو قتل بھی کر دیتا تو اس کا یہ عمل جرم نہیں سمجھا جاتا تھا۔ غلام بیچارے دن رات اپنے مالک کی خدمت کرتے اس کے باوجود معاشرے میں ان کا کوئی مقام نہیں تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے غلام کو انسان کے طور پر معاشرے کا حصہ بنایا۔ اس کی جان بھی اتنی ہی قیمتی قرار دی جتنی کہ دوسرے انسان کی بلکہ آپ ﷺ نے ایسا طریقہ کار وضع کیا جس سے غلامی کا یہ ادارہ ہی آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔

انسان کو شائستہ و خوددار بنایا

تہذیب و تمدن ترے شرمندہ احسان

عرب معاشرے میں عورت کا کوئی مقام نہیں تھا۔ جائیداد تو ایک طرف رہی اُسے زندگی کا حق بھی بڑی مشکل سے ملا۔ عرب معاشرہ اس شرم ناک روایت کو قائم رکھے ہوئے تھا کہ باپ کے مرنے کے بعد جائیداد کو تقسیم سے بچانے کے لیے اُس کے بڑے بیٹے ہی اُس کی ماں کی شادی کر دی جاتی۔ لونڈیوں کی حالت اس سے بھی بری تھی۔ بیٹی ذلت کی علامت سمجھی جاتی اور اسے زندہ دفن کرنے کے واقعات بھی پیش آتے تھے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور عورت کے روپ میں قابل عزت مقام دیا۔ اب وہ گھر کی ملکہ ہی نہیں بلکہ جنت اُس کے قدموں کے نیچے تھی۔ یوں نبی کریم ﷺ نے محسن انسانیت ہونے کے ناتے عورت کو معاشرے میں قابل عزت مقام دیا۔

نبی کریم ﷺ سے پہلے عموماً بادشاہوں کا طرز عمل بڑا ہی آمرانہ ہوتا تھا۔ اُن کی کبھی ہوئی ہر بات قانون کا درجہ رکھتی تھی لیکن نبی کریم ﷺ نے اپنے کردار اور عمل سے یہ ثابت کیا کہ حکمران بھی ایک عام انسان کی طرح خدا کے سامنے اپنے اعمال کے

لیے جو ابد ہے۔ ایک قاتح کے طور پر انسان کو جس وسیع القلبی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اُس کی مثالیں آپ ﷺ کی ذات میں جابجا نظر آتی ہیں۔ اگر ایک حاکم اپنے فرائض خدا کے احکامات کے مطابق ادا نہیں کرتا تو وہ نہ صرف انسانوں کا بلکہ خدا کا بھی مجرم ہے۔ فتح مکہ اس امر کی عمدہ مثال ہے۔ جب آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ میں داخل ہوئے تو نگاہیں جھکی ہوئی اور زبان پر رب کعبہ کی حمد ثنا جاری تھی۔

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے  
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہی تو ہو

اسی طرح قومی و ملی زندگی میں عدل و انصاف، فوجوں کی کمانداری، انتخابات حکومت، رعایا پروری، سیاسی سمجھ بوجھ، دوستوں کی دلدادہی، دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک وغیرہ ایسا مکمل نقشہ ہمیں سیرت طیبہ میں دکھائی دیتا ہے کہ ویسا اور کہیں نہیں دکھائی دیتا اور کمال یہ ہے کہ انفرادی و اجتماعی زندگی کے یہ سارے نمونے صرف ایک ہی مقدس و مکمل انسان میں مل جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے معاشرتی زندگی میں عدل و انصاف کو یقینی بنایا۔ آپ ﷺ سے پہلے دنیا عدل و انصاف سے خالی ہو چکی تھی۔ طاقتور قلم و ستم کو اپنا حق سمجھنے لگے تھے اور کمزور اپنی مظلومیت کو مقدر سمجھ کر برداشت کرنے پر مجبور تھے۔ دین اسلام کے طفیل قلم و ستم کا یہ کاروبار بند ہوا اور دنیا عدل و انصاف کے اس اعلیٰ معیار سے آشنا ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک معزز قبیلے کی عورت چوری کے الزام میں پکڑی گئی تو وہ بھی سزا کی مستحق قرار پائی۔

جس نے صحرا نشینوں کی تہذیب کی  
جس نے اوراق فطرت کی ترتیب کی

بطور محسن انسانیت آپ ﷺ نے نہ صرف انسانوں کے حقوق متعین کیے بلکہ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی بھی ہدایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں کو بھوکا نہ رکھو ان پر استطاعت سے زیادہ بوجھ نہ لاؤ۔ ایک مرتبہ اونٹ درخت کے ساتھ بندھا ہوا نظر آیا۔ اونٹ آپ ﷺ کو دیکھ کر بلبلا اٹھا۔ جیسے کوئی شکایت کر رہا ہو۔ آپ ﷺ نے اُس کے مالک کو بلایا اور اسے تنبیہ کی کہ جانور کو چاراپورا دو، اُس کے آرام کا خیال رکھو۔

الغرض آنحضور ﷺ کی ذات اخلاق و سیرت کے اعتبار سے وہ منور آفتاب تھی، جس میں ہر خوبی کی جھلک اور ہر حسن کا رنگ تھا۔ اس رنگارنگی کا نام جامعیت ہے، جامعیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ تمام خوبیاں اور کمالات جو کسی انسان میں ہو سکتی ہیں آپ ﷺ کی ذات میں جمع تھیں آپ ﷺ جامع اوصاف اور اخلاق حسنہ کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ ﷺ قدرت کا عظیم شاہکار تھے۔ نہ کوئی پہلے آپ ﷺ جیسا ہوا ہے اور نہ بعد میں آپ ﷺ جیسا ہو گا۔

انسان کو انسانیت کی راہ دکھائی ہے  
ہے محسن انسان مروت حضور ﷺ کی